چون طمع بریدیم و از خویش گذ شیتم
با دوست بباشیم و بے دوست نه خواهیم
در عشق چنانیم که معشوق فراموش
در ذکر چنانیم که مذکور نه داریم
تفویض همه کار چون برباد بکردیم
دیدار بجویم و غم فردوس نه داریم
آزاد به گشیتم چو از خویش برستیم
تا یار چنین باد که ایں حال بیایم
از درد و فراقش بمه حال بنا سیم
تا ایں که شب و روز هیمی عین وصالم
اسرار خرابات به مستان خرابات
خفاش چه داند که بخورشید سواریم
براق چه راندیم زناسوت به لاهوت
از بعد گذشتیم که در قرب تمامیم

لاھوتی و جبروتی و ملکوتی و ناسوت
در جملہ بینم چوں ایں پردہ کشائیم
"راجا" بہ تماشائے جہاں گشت عظیمت
اماچہ تواں کرد کہ آں چشم نہ داریم

لالچ کو چھوڑ عشق کی منزل پر آ

لالچ کو چھوڑ دے اور حقیقت سے پیوستہ ہو جا. حقیقت کیا ہے کہ لالچ سے پیوستگی چھوڑ دے. اور دوست کو حاصل کر اور دشمنوں کی خواہشوں کو چھوڑ دے.. عشق کیا.. جو معشوق میں ہے اسے فراموش نہ کر... بس ذکر معشوق کر... وہی حقیقت ہے اور میں یہی کرتا ہوں... کتنے لوگ ہیں... جو تباہ و برباد ہو گئے فقط اس غم میں برباد ہو گئے کہ جنت کا دیدار کریں... تو ان چیزوں سے آزاد ہو جا... اور حقیقت سے پیوستہ ہو جا... اور فقط جیسے میں صرف اپنے یار کا ذکرِ حال کر رہا ہوں اور میرے اس دردِ فراق کو سمجھ کہ اس سے نکل کر شب و روز اُس کا دیدار کر رہا ہوں

اسرارِخرابات یعنی رازِخرابات اور مستان کے خرابات کو چمگاڈر کیا دیکھے گی کیونکہ میں اُس خورشیدِ مطلقہ پہ سوار ہوں یعنی نور میری سواری ہے میں بُراق کا سوار ہوں. ناسوت سے لاہوت تک میری سواری ہے. اور میرا قرب معشوق کیساتھ اسکی تکمیل ہے. لاہوتی، جبروتی، ملکوتی، اور ناسوتی یہ سب کچھ میری نگاہوں میں ہے اور میں اُن سے پردہ اٹھا رہا ہوں ...اے راجہ وہ شخص بے تماشا جہان میں گشت کرتا پھر رہا ہے. اور عطاوں سے محروم ہے اس لئے اسکی تمام کوشیش بیکار ہیں...اُس کے پاس میری وہ نگاہیں نہیں ہیں جن نگاہوں سے ہیں اسرارِ ولایتِ مطلقہ کا دیدار کر رہا ہوں..